مطبوعات

بشائر النبیین بظہور خاتم الانبیاء والمرسلین از مولانا محمد ادریس صاحب کاندھلوی۔ ضخامت ۸۰ صفحات۔

بشارات کے باب میں، اردو میں، بہت کچھ لکھا گیا ہے، لیکن علم، فرسودہ و پامال مباحث میں بھی نئی شان پیدا کر دیتا ہے۔ بشائر النبیین ایسا ہی رسالہ ہے۔ فاضل مؤلف نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ظہور کی نسبت انبیاء علیہم السلام کی بشارات، توراۃ و انجیل سے بلفظہا اقتباس کی ہیں، اور بذیل آیۂ اَلَّذِيْنَ يَتَّبِعُوْنَ الرَّسُوْلَ النَّبِيَّ الْاُمِّيَّ الَّذِيْ يَجِدُوْنَهٗ مَكْتُوْبًا عِنْدَهُمْ فِي التَّوْرٰىةِ وَالْاِنْجِيْلِ ان کی تفسیر کی ہے، اور آیات کلام اللہ و احادیث و آثار سے اس توضیح و انطباق کو مؤثق کیا ہے۔

کلمۃ اللہ فی حیات روح اللہ از مولانا محمد ادریس صاحب کاندھلوی۔ ضخامت ۵۷ صفحات

قرآن عزیز نے مسیح علیہ السلام کے قتل و صلب کی بشدت نفی کی ہے، اور بجسد عنصری ان کا آسمان کی طرف اٹھایا جانا اور زمین پر واپس آنے تک اپنے خدا کے حضور میں رہنا، نصوص سے ثابت ہے اور سلف و خلف کا اس پر اجماع ہے۔

(بقیہ صفحہ ۷۰) بہت سی غلطیاں ہیں، اور بعد میں مولف نے جو ترمیم اپنی کتاب میں کی ہے اس سے یہ معلوم نہیں ہوتا کہ انھوں نے اپنی پچھلی رائے سے رجوع کر لیا ہے۔ لیکن یہاں میں ان غلطیوں سے بحث کرنا اس لیے مناسب نہیں سمجھتا کہ ان پر "معارف" کے صفحات میں کافی بحث ہو چکی ہے۔ اگرچہ اس طریق بحث سے مجھے اتفاق نہیں ہے جو وہاں اختیار کیا گیا ہے، لیکن ان دلائل سے مجھ کو پورا اتفاق ہے جو "معارف" کے فاضل مضمون نگاروں نے مولف کے مقابلہ میں پیش کیے ہیں۔

لیکن دورِ حاضر کی "روشن خیالی" نے جہاں بہت سے عقائد میں قطع و برید کی ہے، حیاتِ مسیح کے اس مسلم مسئلہ کو بھی متنازع فیہ بنا دیا ہے۔ خصوصیت کے ساتھ قادیانی جماعت نے مرگِ مسیح کے اعتقاد کو بڑی قوت کے ساتھ پھیلانے کی کوشش کی ہے، جس کے وجوہ اس سے زیادہ ظاہر ہیں کہ ان کو ظاہر کرنے کی ضرورت ہو۔ فاضل محترم مولانا محمد ادریس دامت برکاتہم نے زیر نظر رسالے میں اسی مسئلہ پر کلام کیا ہے اور اس فاسد عقیدہ کی ایسے دلائل سے بیخ کنی کی ہے کہ معتقدین و مشتبہین کے لیے کسی پہلو سے انکار کی گنجائش نہیں چھوڑی۔

اعجاز القرآن از مولانا محمد ادریس صاحب کاندھلوی۔ ضخامت ۳۱ صفحات

اس مختصر رسالے میں مولانا موصوف نے کلام اللہ کے اعجاز پر دس براہین خود کلام اللہ ہی سے پیش کیے ہیں اور ان پر کلام کر کے قرآن کریم کا کلامِ ربانی و وحیِ رحمانی ہونا ثابت کیا ہے۔ جو حضرات اس باب میں مختصرات پڑھنا چاہیں ان کے لیے یہ رسالہ بنہایت شافی ہے۔

یہ تینوں رسالے ۱۲ ار میں مل سکتے ہیں۔ جناب مؤلف سے عابد روڈ حیدرآباد دکن کے پتہ پر طلب فرمائیے

تاریخ الفقہ از مولوی قاضی ظہور الحسن صاحب ناظم سیوہاروی۔ ضخامت ۷۰ صفحات کاغذ عمدہ، کتابت و طباعت دیدہ زیب قیمت ۱۲/

ملنے کا پتہ:۔ دفتر اشاعت العلوم سرکار عالی، شبلی گنج، حیدرآباد۔

قاضی صاحب ہمیشہ کچھ نہ کچھ لکھتے رہتے ہیں، اور صبر آزما حالات میں بھی ان کا قلم اپنی ملت کی ذہنی و اخلاقی ضیافت کا سامان کرنے سے نہیں رکتا۔ اس سے قبل انھوں نے محمود اور غزنوی، غازیانِ ہند، معجزاتِ اسلام وغیرہ رسائل لکھے تھے جو عام طور پر پسند کیے گئے۔ اس مرتبہ تاریخ الفقہ پر قلم اٹھایا اور ایک مفید کتاب کا اردو میں اضافہ کر دیا۔ موضوع کی وسعت کے لحاظ سے یہ کتاب اگرچہ بہت مختصر ہے لیکن لائق مؤلف نے اس میں بہت سی کام کی باتیں جن سے اردو داں طبقہ عموماً بے خبر ہے، جمع کر دی ہیں۔ قیاس و اجتہاد کی شرعیت و حجیت پر بدلیل کتاب و سنت و آثارِ صحابہ کلام کیا ہے، صحابۂ کرام و تابعین باحسان رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے اختلاف کے وجوہ اور ایسے اختلاف کے سراسر رحمت ہونے پر مفصل گفتگو کی ہے، موضوع کی مناسبت کا لحاظ رکھتے ہوئے قرونِ اولیٰ کے ائمہ مجتہدین کے تراجم احوال لکھے ہیں جن سے ثابت کیا ہے کہ تقلیدِ شخصی کا آغاز اسی عہد خیر و برکت میں ہو گیا تھا جسے خیر القرون کہتے ہیں، پھر ان اسباب کی شرح کی ہے جن کی بنا پر علمائے ربانیین نے ائمہ اربعہ رضی اللہ عنہم کی تقلیدِ شخصی پر اجماع کیا۔ آخر میں امم سابقہ کے قوانین کا فقہ اسلام سے مقابلہ کر کے فقہ اسلام کی فضیلت ثابت کی ہے۔